رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۵۱ | مورخہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت کسی قدر علیل رہی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے آرام ہے ۔

جناب مولوی شیر علی صاحب کے ہاں ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۰ء کی رات کو لڑکا متولد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے عبداللطیف نام رکھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور دین کا خادم بنائے۔

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں ۔

ان ایام میں نزلہ کی کسی قدر شکایت پائی جاتی ہے جسے انفلوئنزا سمجھا گیا ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے کسی پر تشویشناک اثر نہیں ۔

نظم

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو

(از جناب خان ذوالفقار علیخان صاحب گوہرؔ رامپوری)

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو
دار الاماں میں کوئی بیمار کس طرح ہو

راہ خدا میں دینا۔ دینا نہیں۔ ہے لینا
پھر خرچ کرنیوالا نادار کس طرح ہو۔

صدق و وفا یہی ہے ہوں قول و فعل یکساں
مسلم جو بن چکا ہو عیار کس طرح ہو۔

میدان امتحاں میں جو پختہ کار نکلے
اس قوم پر مسلط ادبار کس طرح ہو۔

جس کا خدا پہ ایماں کامل ہو اور راسخ
دنیا کی دشمنی سے وہ خوار کس طرح ہو

دشمن میں کیا ستم ہے تبلیغ ہو تو کیونکر
جس دل کو لو لگی ہو بیکار کس طرح ہو

بے ارتباطیوں کی دہمکی عبث ہے اسکو
جس کا خدا ہو ناصر بے یار کس طرح ہو

اے ساکنان دنیا مولیٰ سے دور رہ کر
کانٹوں کا بن تمہارا گلزار کس طرح ہو

بے ربط احمدی کو باغ الوہیت سے
جو پھول ہو چمن کا وہ خار کس طرح ہو

جانبازیوں کا سہرا ہے احمدی کے سر پر
پھر جاں نثاریوں سے انکار کس طرح ہو

قیمت اشتہار ... سالانہ

ہر سوموار اور جمعرات کو ... شائع ہوتا ہے

ہو شوقِ دید جس کو ذوق شنید جس کو
مرنے سے پھر وہ مسلم بیزار کس طرح ہو

یارب یہ تیری دنیا ہے مست خواب غفلت
جب تک نہ تو جگائے بیدار کس طرح ہو

اقرار ہے کہ ہم بھی خود ناقص العمل ہیں
ہم سے جدا ہمارا آزار کس طرح ہو

اخلاص تو وہی ہے جو حامی عمل ہو
اخلاص بے عمل کے باکار کس طرح ہو

اعمال دیں اداہوں جب تک نہ صدق دل سے
دنیا پہ نور ایماں اظہار کس طرح ہو

اے دوستو! خدارا اعمال پاک کر لو
بے نور قلب راضی وہ یار کس طرح ہو

گو ہر ثبوت ایماں صدق عمل سے دے تو
محمود ورنہ تیرا غم خوار کس طرح ہو

اخبار احمدیہ

امریکن رسالہ کی امداد میں انشاء اللہ امریکہ کے رسالہ کے واسطے ۲ ڈالر اپنی طرف سے اور ۲ ڈالر اپنے والد صاحب کی طرف سے دونگا۔ اور یہ انشاء اللہ ایک ڈالر ماہوار ادا کیا جائیگا۔ والسلام

خاکسار بہرام خان احمدی مدرس مدرسہ احمدیہ پرائمری سکول گھٹالیاں

● حضرت مفتی صاحب کے مجوزہ رسالہ اشاعت اسلام امریکہ کی امداد کے لئے دس روپیہ سالانہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ جب چاہیں۔ وصول فرمالیں۔

خاکسار سراج الدین سٹیشن ماسٹر ۔ ایلچ پور ۔ برار

اعلان نکاح عصمت اللہ ولد عنایت اللہ ککے زئی ساکن دھرم کوٹ بگہ کا نکاح مسماۃ خیراں بی بی بنت محمد دین موضع لمین کرالی حال مقیم بازید چک ککے زئی سے بالعوض مبلغ گیارہ سو روپیہ مع زیور جو بطور پیشگی ادا کر دیا گیا۔ باقی پانصد روپیہ پر پڑھا گیا۔ خاکسار عطاء اللہ از دھرم کوٹ بگہ

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۳ر دسمبر بعد نماز ظہر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ کا نکاح ایک ہزار روپے مہر پر صفیہ بیگم (جو سکینۃ النساء اہلیہ قاضی اکمل صاحب کی چھوٹی بہن ہے) سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

احمدی امیدوار منصف چودھری محمد حسین صاحب سیالکوٹ کے بڑے صاحبزادے چودھری محمد لطیف صاحب بی اے احمدی منصف امیدوار منتخب ہوگئے

قادیان میں کالج ایک چوتھی جماعت کے طالب علم کا خط حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کے نام۔

حضور عالی حضرت صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض یہ ہے۔ سب ہندوستان پنجاب سرکار انگریزی گورنمنٹ کے مخالف آواز نکال رہے ہیں۔ بغیر احمدی جماعت کے۔ اور ہماری جماعت حضور کے حکم کے مطابق سرکار کی خیرخواہ ہے اور احمدی جماعت کو اپنے رشتہ داروں کی تکلیفیں اور عام لوگوں کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ رشتے دار اور عام لوگ ہم کو کہتے ہیں کہ ہم سے متفق ہو جاؤ۔ اور جو ہڑتالیں ہوئی ہیں۔ ہم کسی ہڑتال میں شامل نہیں ہوئے۔ اور سب شہر کی گالیاں اور تکلیفیں ہم برداشت کرتے رہے ہیں۔ اب دارالامان قادیان میں کالج جب تک نہ بنیگا۔ تب تک ہماری تکلیفیں رفع نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور ہمارے بھائیوں کے لڑکے جو لاہور کے کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ ان کو بھی تکالیف ہوتی ہیں۔ جس طرح ہو سکے اسجگہ قادیان میں کالج بنے۔ خط لکھنے کی غرض یہ ہے کہ جسطرح ہو ضرور قادیان میں کالج بنے۔ محمد اختر جماعت چہارم بٹالہ۔

ولادت الحمد للہ کہ ناچیز راقم کے ہاں تیسرا لڑکا ہوا ہے ملتمس ہوں کہ اس کے لئے دعا کی درخواست شایع کر دی جائے۔ محمد عبدالرشید خان سب پوسٹماسٹر دیوریا۔

درخواست دعا بخدمت جمیع احمدی برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ان تمام حضرات سے جن کے ساتھ میرا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے برادرانہ اخوۃ کا ہے۔ نہایت عجز سے عرض کرتا ہوں کہ اس عاجز کو ایک خاص مقصد کے واسطے دعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔ از راہ کرم محض للہ اس عاجز کے لئے بارگاہ ایزدی میں درد دل سے دعا فرمادیں۔ تا وہ رحیم و کریم مولا محض اپنے فضل سے اس مقصد میں کامیاب فرمائے۔ والسلام

خاکسار نیاز محمد احمدی سب انسپکٹر پولیس کراچی صدر

میری اہلیہ بعارضہ چیچک سخت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ محمد حیات خان محرر سلاروان (ملتان)

برادر محمد فرید الدین کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا اسکو صحت دے۔ محمد شجاعت علی نائب سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ

بعض احباب قادیان میں بیمار ہیں اور آجکل مرض انفلوئنزا کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ اسلئے درخواست ہے۔ کہ بالخصوص مریضوں اور اس مرض کے بداثرات سے بچنے کے لئے احباب دعا فرمادیں۔

نماز جنازہ بندہ کے تایا علی بخش صاحب فوت ہوگئے ہیں وہ پرانے مخلص احمدی تھے۔ انا للہ۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ (مستری محمد حسین گھڑی ساز فریدکوٹ)

میری بیوی بعارضہ سل و دق ۷ر دسمبر کو فوت ہوگئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست نماز جنازہ ہے۔

(عبدالغفور انسپکٹر نمک جے پوری)

احباب کی توجہ کے قابل

دفتر میں غریب اور نادار احمدیوں اور تحقیق کرنیوالے غیر احمدیوں کی درخواستیں اخبار کیلئے آتی رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ اخبار کے فنڈ میں اسقدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ ان کے نام مفت اخبار جاری کیا جاسکے اسلئے بصد افسوس ان کی درخواست نامنظور کرنی پڑتی ہے۔ قبل ازیں ایک ایسا فنڈ کھولنے کی تحریک کی گئی تھی۔ جس سے غرباء اور محققین کے نام اخبار جاری کیا جاتا۔ لیکن چند احباب کے سوا اس کی طرف توجہ نہیں کیگئی۔ اگر احباب تھوڑی تھوڑی رقم بھیجکر اس فنڈ میں کچھ روپیہ جمع کر دیں تو کئی متلاشیان حق کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور کئی غریب نادار بھائی ان کے حق میں دعاء خیر کرنیوالے ہو سکتے ہیں۔ اس فنڈ کے متعلق اب ایک خاص تجویز پیش کی جاتی ہے اور وہ یہ کہ جو احباب اپنی کسی خوشی کی خبر اخبار میں شایع کرنے کے لئے بھیجیں۔ مثلاً ولادت یا نکاح وغیرہ کے متعلق وہ ضرور

[illegible]

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل

قادیان دار الامان - ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بابت سنہ ۱۹۲۰ء

۲۸ - دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء

پہلا اجلاس

اس اجلاس کے صدر جناب خانصاحب منشی فرزند علی صاحب تھے۔ اور اس میں مختلف محاکم کی رپورٹیں اور اپیل وغیرہ ہونا تھی۔ ہر ایک رپورٹ کے لئے پہلے ہی تھوڑا تھوڑا وقت مقرر تھا۔ یعنی ۲۵ - ۲۵ منٹ۔ لیکن ناظر صاحبان کے وقت مقررہ پر نہ پہنچنے کی وجہ سے جلسہ کی کارروائی دیر سے شروع ہوئی۔ اور اس وجہ سے پریزیڈنٹ صاحب کو ان کے اوقات میں پانچ پانچ منٹ کی اور بھی کمی کرنا پڑی اور جلسہ کی کارروائی دس بجکر ۱۸ منٹ پر شروع ہوئی۔ کارروائی کی ابتداء میں تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے مختصر تقریر کی۔ جسمیں بتایا کہ رپورٹیں ایک ضروری چیز ہوتی ہیں۔ مگر ایک خشک مضمون ہونے کی وجہ سے ہمیشہ غیر دلچسپی سے سنی جاتی ہیں۔ آج اجلاس دیر سے شروع ہوتا ہے۔ کل میں نے سنا ہے۔ کہ پہلا اجلاس وقت مقررہ پر ختم نہ ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اسلئے یا تو یہ ہو کہ جن صاحب کا پہلے وقت ہے۔ ان کا وقت ختم شدہ سمجھکر دوسری رپورٹ سنائی جائے۔ یا سب کو کم وقت دیا جائے۔ میرے نزدیک بصورت زیادہ مناسب ہے۔ اس لئے اب میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے محکمہ کی رپورٹ سنائیں۔

صیغہ تعلیم و تربیت کی رپورٹ

چونکہ جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے ناظر تعلیم و تربیت کی طبیعت کچھ اچھی نہ تھی۔ اسلئے ان کی بجائے شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے۔ بی ٹی۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت نے اپنے محکمہ کی رپورٹ سنائی۔ جسمیں بتایا کہ:۔

اس محکمہ کے متعلق دو کام ہیں (۱) جماعت کی تعلیمی حالت (۲) تربیت۔ ابھی تک یہ محکمہ تعلیمی حالت کی طرف ہی توجہ کر سکا ہے۔ پہلے جو سکول ترقی اسلام نے قائم کئے تھے۔ ان کی اصلاح بھی اس محکمہ نے کی۔ اور ان میں سے بعض کو جو چلنے کے قابل نہ تھے توڑ دیا۔ اور جو باقی تھے۔ اور جو نئے قائم کرنے تھے۔ ان کے لئے ٹرینڈ استادوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے پچھلے سال ٹریننگ کلاس کھولی گئی جسپر ۱۳۷۹ روپیہ خرچ ہوا۔ اور اس میں سے ۹۸۵ روپیہ ہمیں گورنمنٹ نے دیا۔ جو طلباء یہاں سے فارغ ہو کر نکلے وہ بہت مفید ثابت ہوئے۔ اور اچھے نمبروں پر پاس ہوئے وہ اسوقت ہمارے سکولوں میں کام کر رہے ہیں۔ امسال بھی ارادہ تھا کہ نارمل کلاس کھولی جائے۔ مگر اس کے لئے مڈل پاس طلبا کی ضرورت تھی۔ جو ہمیں دستیاب نہ ہوئے۔ اس لئے وہ ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔

سکولوں کے معائنہ کے لئے مولوی عبد العزیز خان صاحب انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو توجہ۔ محنت اور قابلیت سے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اسوقت ۲۶ پرائمری مردانہ اور ۹ پرائمری زنانہ سکول ہیں اور ۴ مڈل سکول ہیں۔ آیندہ کے لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ جہاں کے لوگ مڈل سکول جاری کرنا چاہیں۔ وہ ہمارے پاس ایک ہزار روپیہ جمع کر دیں۔ جو کہ علاوہ سکول کی عمارت اور سامان کے ہو۔ تب ہم سکول کھولینگے۔ ہمارے سکولوں میں سے اعلےٰ درجہ کا گٹھالیاں کا سکول ہے۔ اسوقت ہمارے ان سکولوں میں پندرہ سو طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ ان سکولوں کو سرکاری امداد بھی ملتی ہے۔

سکولوں کے قواعد و ضوابط کا مسودہ مجلس شوریٰ میں پیش ہے۔ جب پاس ہو گا تو اس سے اطلاع دی جائیگی۔

ہمارے سکولوں کی غرض دینی تعلیم بچوں میں پھیلانا ہے۔ اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے اساتذہ دین سے واقف ہوں اور تعطیلات میں یہاں آ کر دین سیکھیں۔ تربیت کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں گذارش کرتا ہوں بعض جگہ ہماری تعداد زیادہ ہے۔ مگر جماعت کے بعض لوگوں میں سستی ہے۔ ان کے لئے مبلغین سے مدد لی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ جماعت کی اخلاقی حالت کے لئے الفضل میں مضامین لکھے گئے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے لئے اسباق القرآن کا سلسلہ جاری ہے اسکے ۴۴ نمبر نکل چکے ہیں۔ یہ بھی کوشش ہے کہ جہاں جہاں قرآن کریم کا درس نہیں ہوتا۔ وہاں کے لوگوں سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ درس کا انتظام کریں۔

یتامیٰ کی اصلاح و ترتیب کے لئے ہمارے پاس کوئی انتظام نہ تھا۔ مگر اب ایک یتیم خانہ جناب سید قاسم علی صاحب کے انتظام کے ماتحت قادیان میں قائم ہے۔ جسمیں ۱۶ لڑکے ہیں اور ابھی ۲۶ کی گنجائش ہے۔ مگر فنڈ بہت کمزور ہے۔

صیغہ امور عامہ کی رپورٹ

اسکے بعد جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب صیغہ امور عامہ کی رپورٹ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے کہا کہ بھائیو! صیغہ امور عامہ کے وہ تمام کام ہیں جو کسی محکمہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ اسلئے اس کی رپورٹ معمولی بات نہیں۔ مگر ۲۰ منٹ جو مجھے دئے گئے ہیں ان میں کیا کیا کہوں۔

یہ کام ایک شخص کا نہیں۔ بلکہ سب جماعت کا ہے اور ساری جماعت کی امداد کے بغیر یہ نہیں چل سکتا۔

میں صرف موٹے موٹے چند عنوانات کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اس صیغہ میں شامل ہیں (۱) امداد مصیبت زدگان۔ (۲) رفع شکایات باہمی (۳) مکذبہ قیمتی (۴) جماعت کی دنیوی بہبودی کے لئے کوشش (۵) بیکاروں کے لئے تلاش معاش (۶) احمدی طلباء کے لئے مفید تعلیمی شعبہ (۷) مخالفین کے شر کا دفاع (۸) جماعت کے زمینداروں اور تاجروں کے لئے ان کے پیشوں میں ترقی کی راہ۔ (۹) اقوام جرائم پیشہ کی نگرانی (۱۰) گورنمنٹ سے جماعت

کے تعلقات (۱۱) نکاح و شادی کے متعلق سہولتیں (۱۲) متفرقات۔ یہ ایسی مد ہے۔ جس میں ہر ایک کام داخل ہو سکتا ہے۔

سال زیر رپورٹ میں مصیبت زدگان کے متعلق جو کام ہوا ہے اس کی اجمالی کیفیت یہ ہے کہ چار احمدیوں پر مقدمے چل رہے تھے۔ ان کی امداد کی گئی۔ دو فوت شدہ احمدیوں کی جائداد کا انتظام کیا گیا۔ ایک احمدی ڈاکٹر لڑائی میں فوت ہوئے۔ ان کے متعلق کچھ کارروائی کی گئی۔ مالا بار میں ایک احمدی کی عورت کا بغیر طلاق دوسری جگہ وہاں کے مخالفوں نے نکاح پڑھ دیا۔ اس کے متعلق مقدمہ ہو رہا ہے اور کئی کام ہیں۔

قصور کی جماعت کو وہاں کے مخالفوں نے بائیکاٹ کر دیا۔ اور ان کو ہر قسم کی تکلیف پہنچائی۔ اس کے متعلق خط و کتابت کی گئی۔ رفع شکایات باہمی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اکتوبر ۱۹۲۰ء تک دو سو ایک مقدمات طے ہوئے اور آٹھ مقدمات محکمہ قضا میں منتقل کئے گئے۔ امسال جو بڑا کام ہوا۔ وہ یہ تھا کہ مرزا اکرم بیگ صاحب سے یہاں کی اراضی خریدی گئی۔ جو اگر نہ خریدی جاتی تو یہاں کی احمدیہ آبادی کو بہت تکلیف پہنچتی۔

تار اور دن میں دو بار ڈاک کے آنے جانے کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ نیز یہاں ویٹرنری ہسپتال کھل جانے کی بھی کوشش ہے۔ سڑک کے لئے بھی مناسب کوشش ہو رہی ہے۔

رشتہ ناطہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے کل اپنی تقریر میں بہت کچھ فرمایا ہے۔ میرے کہنے کی ضرورت نہیں لیکن میں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ لڑکے اور لڑکی والوں کی طرف سے درخواست آتی ہے۔ مگر وہ شرائط ایسے لگاتے ہیں۔ جو ہر جگہ پورے نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ذات گورنمنٹ کی اعلیٰ ملازمت۔ تعلیم کی آخری ڈگری۔ یہ ایسی شرطیں ہوتی ہیں۔ کہ اگر ہر شخص کی طرف سے پیش ہوں۔ تو جماعت کے وہ لوگ جنہیں یہ صفات نہ ہوں۔ ان کا کبھی نکاح نہ ہو۔ کل حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ ہماری ذات احمدیت ہے۔ گو ذات احمدیت ہی دیکھنا چاہئے کہ جہاں ہم رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس قابل ہے کہ اپنا گذارہ شریفانہ طور پر کر سکے۔ اور دیندار بھی ہے تب یہ شرطیں ہوں تو پھر مزید شرطیں فضول ہیں۔

چاوا سٹیلمنٹ کے متعلق یہ ہے۔ کہ پہلے ہمارے سپرد ۳۰۴ کنبے تھے۔ مگر اب تیرہ سیٹھ ہیں۔ اب ان لوگوں میں سے بہت سے نماز اور تہجد گذار ہیں۔ امید ہے کہ ان سب کی اللہ تعالیٰ چاہے حالت سدھر جائیگی۔

صیغہ تالیف و اشاعت کی رپورٹ

صیغہ امور عامہ کے بعد صیغہ تالیف و اشاعت کی رپورٹ تھی۔ جو اس صیغہ کے ناظر جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے اپنے مختصر وقت میں سنانے کی کوشش کی۔ آپ نے فرمایا کہ۔

اس صیغہ کے دو کام ہیں۔ اول تالیف (۲) اشاعت تالیف کے صیغہ کے انچارج پہلے جناب حافظ روشن علی صاحب تھے۔ اور اس میں کام بہت محنت سے ہو رہا تھا۔ لیکن اب حافظ صاحب کے سپرد ایک اور کام کیا گیا ہے۔ جو وہ بھی بہت ضروری ہے۔ یعنی مبلغین کی جماعت کی پڑھائی۔ جسمیں تمام مولوی فاضل ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت آپ کے سپرد ہے۔ اس وقت اس صیغہ میں دو صاحب ہیں۔ ایک مولوی فضل الدین صاحب وکیل اور دوسرے مولوی محفوظ الحق صاحب۔ مولوی فضل الدین صاحب کے سپرد ایک اور کام بھی ہے یعنی وہ محکمہ قضا کے رجسٹرار بھی ہیں اور اس سال ایک اور کام کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ دوسرے مولوی محفوظ الحق صاحب ہیں۔ اس دفعہ انہوں نے محکمہ سے چھٹی لی۔ اور امتحان مولوی فاضل پاس کیا ہے۔

اس سال ایک سو چھبیس اعتراضات کے جواب لکھے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پچھلے سال کی تقریریں اور تین رسالے اس محکمہ نے شائع کئے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا عربی میں ترجمہ ختم کیا۔ اور چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم اے جو ایک سال کے لئے قادیان میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی کی اس کتاب کا جو مولوی محمد علی کے رسالہ سپلٹ کے جواب میں حضور نے تالیف کی ہے۔ انگریزی میں ترجمہ ختم کیا جو عنقریب انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع ہوگی۔

مبلغین جو آنریری اور ملازم بھی ہیں۔ اور آنریری مبلغین ہندوستان ہی میں نہیں باہر بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ ملازم مبلغ گیارہ ہیں۔ جو سارے ملک کے لئے کیا ایک ضلع کے تمام گاؤں کے لئے بھی کافی نہیں۔ سیلون میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے ترقی پر ہے۔ وہاں سے چار آدمی پڑھنے کو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور وہاں کے بھائیوں نے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا ہوا ہے۔ اور حضرت اقدس کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ تامل زبان میں انہوں نے کر لیا ہے۔ اس سال اسی آدمی ان میں سے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

ماریشس میں دو مبلغ ہیں۔ جن کا تمام خرچ وہاں کی جماعت برداشت کرتی ہے۔ وہاں مسجد کا مقدمہ ہے۔ جسپر ہزاروں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

مسجد لنڈن کے لئے ۸ ہزار پونڈ جمع ہے۔ زمین لے لی گئی ہے اور اللہ چاہے تو جلد مسجد تیار ہو جائیگی۔

امریکہ میں خدا کے فضل سے مفتی صاحب کو کامیابی ہو رہی ہے۔ اس سال [illegible] گیارہ سو تراسی آدمی احمدی ہوئے ہیں۔

مسٹر محمد احمد ساگر چند کی تقریر

اسکے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رپورٹ کا وقت تھا۔ مگر جناب سکرٹری صاحب نے اپنے وقت میں سے چند منٹ مسٹر محمد احمد ساگر چند بیرسٹر کو دئے۔ کہ وہ اپنے چند خیالات کا اظہار کریں۔ مسٹر موصوف نے بیان کیا کہ۔

صاحبان! آج میرا ارادہ ہے کہ میں واپس لاہور چلا جاؤں کیونکہ میری صحت اچھی نہیں ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ میں جاؤں میں چند باتیں آپ سے کہنی چاہتا ہوں۔ بہت سے دوست مجھے خط لکھتے اور دریافت کرتے ہیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے میں کہتا ہوں کہ میں نے اب خدا کے فضل سے لاہور میں بیرسٹری کا کام شروع کر دیا ہے۔ جب میں پہلی دفعہ لاہور آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق میں نے وہاں کام شروع کرنا چاہا۔ مگر اس وقت میری حالت اچھی نہ تھی۔ پھر حضور نے میرے لئے ایک کام تجویز کیا۔ جو میں نے کیا۔ اور جب سے میری حالت خدا کے فضل سے اچھی ہو گئی اور میں خدا کے فضل سے اس قابل ہوا کہ مسجد لنڈن کے چندہ میں [illegible] دے سکا۔ آپ صاحبان خوش ہونگے کہ اب میرے

ذالدین مجھ سے ناراض نہیں۔ بلکہ میں اپنے گھر میں ہی رہتا ہوں مگر میری بیوی جو سخت خلاف تھی۔ اور اس کے رشتہ دار جو میرے خلاف جھوٹی باتیں گورنمنٹ کو لکھ کر مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان وجوہات سے میں نے بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

اب جب میں نے لاہور میں کام شروع کیا۔ تو پہلے ایک ہندو کا مکان کرایہ پر لیا۔ مگر اس نے سخت مخالفت کی اور مجھے دوسرا مکان لینا پڑا۔ جو ایک مسلمان کا ہے۔ اور اس میں میرا دفتر ہے۔ میں سب بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہندوؤں میں اسلام پھیلنے کی دعا کریں۔ اور دعا کریں۔ کہ مجھے دین اسلام کی خدمت کا موقعہ ملے۔ ہندو مسلمانوں کے دوست نہیں چاہیئے کہ مسلمان ان کے جال سے بچیں ہندوستان میں بہت اچھوت ذاتیں آباد ہیں۔ مسٹر گاندھی نے چاہا۔ کہ اپنے کالج میں ان کو پڑھنے دیں۔ مگر ہندو اس کے خلاف ہو گئے ضرورت ہے۔ کہ ان میں اسلام پھیلایا جائے۔ آخر میں درخواست ہے۔ کہ آپ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد کر لیا کریں۔

صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ

مسٹر ساگر چند کے بعد جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ سنائی۔ مفصل رپورٹ جناب ڈاکٹر صاحب کی ہمت اور کوشش سے چھپکر تیار ہو چکی تھی۔ مختصر طور پر انہوں نے بتایا کہ انجمن کا سال ۳۰ ستمبر ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا۔ سال زیر رپورٹ میں میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور جو انجمن کے ٹرسٹی تھے۔ فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ ان کی بجائے جناب سید قاضی امیر حسین صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ جو سابقین میں سے ہیں۔ انجمن کے ٹرسٹی بنائے گئے۔ اس دفعہ انجمن نے ۵۶ مجلسیں کیں۔ اور امسال انجمن کا بجٹ دو لاکھ پچاس ہزار تجویز ہوا ہے۔ انجمن کے سامنے بہت سے کام ہیں۔ سب سے پہلے ضروری ہے۔ کہ قادیان میں کالج بنے۔ کیونکہ ہمارا کالج نہ ہونے کے باعث بہت سے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ پھر چاہیئے۔ کہ احباب اپنے چندوں کی مقدار میں اضافہ کریں اور بجائے تین پیسہ (-ر) فی روپیہ کے ایک آنہ (ار) فی روپیہ چندہ دیں۔ اور آپ سوا لاکھ روپیہ چندہ دیں۔ تو کالج بن سکتا ہے۔ لنگر کا قرضہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیئے۔

ناظر بیت المال کی رپورٹ

صدر انجمن کی رپورٹ کے بعد ناظر صاحب بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ کا وقت تھا۔ آپ نے اس وقت تمام انجمنوں کی آمدنی موجودہ اور گذشتہ پیش کی۔ اور بتایا۔ کہ کونسی جماعتیں چندہ میں ترقی کر رہی ہیں اور کونسی پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اور آپ نے بتایا کہ افغانستان اور آسٹریلیا اور ماریشس اور انگلستان سے بھی چندہ آیا ہے آپ نے چندہ کی تحریک اور مدات کے لئے ایک نہایت خوبصورت اشتہار بنام لوح الہدیٰ نمبر ۲ چھپوایا ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کا اشتہار متعلق تحریک چندہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریرات درج ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ احباب اس کو منگوا کر دیوار پر لٹکائیں۔

آخر میں زکوٰۃ کے متعلق آپ نے ذکر کیا۔ اور کہا کہ زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ فارم بھیجے گئے۔ مگر ان پر توجہ نہیں ہوئی۔ میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

اپیل بغرض چندہ

ناظر بیت المال کی رپورٹ کے بعد اپیل کا وقت تھا۔ جو جناب ذو الفقار علی خان صاحب کے سپرد تھی۔ صاحب موصوف نے فرمایا۔ میرا قاعدہ ہے۔ کہ میں اپیل نظم اور نثر دونوں میں کیا کرتا ہوں۔ اس دفعہ بھی پہلے میری نظم جو اپیل کے متعلق ہے۔ منشی سراج الدین صاحب بریلوی پڑھینگے۔ اور پھر میں جو کچھ مجھ کو کہنا ہے۔ کہوں گا۔ جناب منشی سراج الدین صاحب تاجر چرم بریلی نے خانصاحب کی نظم پڑہی جس کا مطلع ہے۔

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو
دار الاماں میں کوئی بیمار کس طرح ہو

اس نظم کے بعد غالباً دو ایک منٹ ہی آپ نے تقریر کی تھی)۔ کہ چندہ شروع ہو گیا۔ اسلئے سلسلہ تقریر بند ہو گیا۔ آپ نے اپنی تقریر یں کہا کہ:۔

بھائیو! تم مسیح موعود کی جماعت ہو۔ میں تم سے لمبی چوڑی اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ تم صحابہ کے مثیل ہو۔ یہ میں نہیں کہتا۔ خدا کہتا ہے۔ دیکھو جن کے تم مثیل ہو۔ انھوں نے اپنے خون سے اپنے ایمان کی شہادت دی تھی۔ پھر تم کس طرح اپنی جانوں اور مالوں سے خدا کی راہ میں دریغ کر سکتے ہو۔ تمہارے لئے کام بہت ہیں۔ تمہارا قدم سست نہیں ہونا چاہیئے۔ جن سے تمہارا مقابلہ ہے۔ ان کے پاس سامان ہیں۔ اور انہوں نے اپنے خیالات و عقائد کی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کے مشن اور ہسپتال جا بجا قائم ہیں۔ امریکہ میں دو لیکچراروں نے دو منٹ میں ۱۸ لاکھ روپیہ جمع کر لیا۔ کہ اسلامی ممالک میں تبلیغ عیسائیت کی جائے۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ اور اس وقت اسلام زغہ میں ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم اسلام کو دنیا میں پھیلائینگے۔ پس اٹھو۔ اور خدا کے رستہ میں جو کچھ لگا سکتے ہو لگا دو۔

اسکے بعد چندہ ہوا۔ جس کی مقدار مبلغ ہے

چندہ کم ہونے کی کئی وجوہ ہیں۔ مگر اسمیں شک نہیں۔ کہ سالہائے سابق سے بہت کم ہے۔

چندہ کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ کا خط حامد حسین خان صاحب میرٹھی نے پڑھ کر سنایا جسمیں جناب مفتی صاحب نے اپنی تبلیغی حالات جلسہ پر آنے والے احباب کو سنانے کیلئے قلم بند کئے تھے۔ یہ خط انشاء اللہ آئندہ شایع ہو گا۔

اسکے بعد جلسہ نماز کے لئے برخاست ہوا۔ اور نماز کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

دوسرا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور لوگ اندر جگہ نہ ہونے کے باعث باہر کھڑے تھے۔ کچھ لوگ نیم کے درخت پر چڑھ گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ جو لوگ باہر ہیں۔ ان کے لئے گنجائش نکالی جائے اس پر لوگ سمٹ سمٹا کر بیٹھ گئے۔ مگر پھر بھی سب کے لئے گنجائش نہ نکلی۔

حضور کی تقریر سے قبل جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور تلاوت کے بعد چار نظمیں پڑہی گئیں۔ ایک ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر نے حضرت امام کے خیر مقدم میں پڑہی جس کا مطلع ہے ؎

محمود دبیر زائے عالی مقام آیا
تاروں کی انجمن میں ماہ تمام آیا

ان کے بعد حکیم احمد حسین صاحب نے اپنی نظم پڑھی جس کا ایک مصرعہ ہے۔ ع۔

جری ابن جری کے ہاتھ میں عقدہ کشائی ہے۔

پھر بابا فضل کریم صاحب نے حضرت امام کی تازہ نظم پڑہی جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔

حضور کی نظم کے بعد جناب مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے اپنا ایک مستزاد سنایا۔ جو بلحاظ شاعری اور مضمون بہت بلند پایہ کا تھا۔

نظموں کے بعد اعلان کیا گیا۔ کہ بیعت کرنیوالے اصحاب اپنی اپنی پگڑیوں کا ایک ایک سرا حضرت خلیفۃ المسیح تک پہنچا دیں اور جو الفاظ کہے جائیں۔ انہیں دُہراتے جائیں۔ بیعت کے الفاظ خاکسار (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) بلند آواز سے دُہراتا گیا۔ بیعت کے بعد دعا کی گئی۔

اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی معرکۃ الآراء تقریر وجود ملائکہ کے متعلق شروع ہوئی۔ جسمیں حضور نے ان پر ایمان لانے اور ان کی تحریکات کو قبول کرنے اور ملکی اور شیطانی تحریکات میں تمیز کرنے اور ملائکہ کو اپنا دوست بنانے کے بارے میں مفصل بیان فرمایا یہ مضمون مذہبی دنیا میں اپنی تحقیقات اور وسعت کے لحاظ سے ایک بے نظیر چیز ہوگا :۔

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ میں نے پچھلے جلسوں پر آپ لوگوں کو نصیحت کی ہے۔ اور اب پھر مشورہ دیتا ہوں کہ جو احباب اس مضمون کو یاد رکھنا چاہیں وہ اس کو خلاصۃً لکھتے بھی جائیں۔ کیونکہ انسانی دماغ کی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ جس چیز کو یاد رکھنے کے لئے انسان زیادہ طاقتوں اور حواس سے کام لیگا۔ اسیقدر زیادہ وہ یاد رہیگی۔ نیز اسلئے بھی اس مضمون کے نوٹ لینے کی ضرورت ہے۔ کہ تقریر شایع ہونے میں عموماً بوجہ بیماری وغیرہ دیر ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ عموماً علمی مسئلوں کو اگر توجہ اور غور سے نہ سُنا اور پڑھا جائے۔ تو سمجھ میں نہیں آتے۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے توجہ تمام سے سُنو۔ کیونکہ جب تک توجہ نہ ہو کوئی مضمون بھی سمجھ میں نہیں آسکتا۔

اسکے بعد میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو مضمون میں آپکو سُنانا چاہتا ہوں وہ بھی اہم ہے۔ اور ایمانیات میں داخل ہے اور وہ ملائکہ کا مسئلہ ہے۔ آج تک علماء اسلام نے اس مسئلہ پر قلم نہیں اُٹھایا۔ اور اگر اُٹھایا ہے تو بہت کم۔ یہ مسئلہ بہت مشکل ہے۔ اور بہت اہم ہے۔ ایمانیات میں داخل ہے۔ مگر لوگوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ کیوں اسکو ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کو قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کھولا ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے کھولا ہے۔ اس پر بہت اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور مسلمان کہلانے والوں نے بھی اسپر اعتراض کئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان کہلانے والوں کے اعتراضات کی بناء پر حال میں ایک آریہ پروفیسر صاحب نے اسلام پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن میں بتاؤں گا۔ کہ فرشتہ ہیں اور میں نے انکو دیکھا۔ اور ان سے علوم حاصل کئے ہیں اور ہماری جماعت میں اور بھی کئی لوگ ہوں گے۔ جن کی فرشتوں سے ملاقات ہوئی ہوگی :۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کو تمام مذاہب حتی کہ وحشی اقوام تک کسی نہ کسی رنگ میں مانتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے مختلف مذاہب کی روایات سے اس کا ثبوت دیا۔ اور ثابت کیا کہ اس بارے میں اسلام کی تعلیم سب تعلیمات سے مکمل اور اعلیٰ ہے۔ اسکے بعد حضور نے بتایا کہ فرشتہ مخلوق ہیں اور کس قسم کی مخلوق ہیں۔ ان کے کیا کام ہیں۔ ان سب اُمور کی تفصیل قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ کے استشہاد سے بیان فرمائی۔

فرشتوں کی ضرورت پر مکمل بحث کی۔ اور ملائکہ پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ ان کا رد کیا۔ پھر اس بات کا ثبوت دیا کہ ملائکہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ اور اسی میں حضور نے بتایا کہ نبی کریم کو جمیع انبیاء ماسبق پر کیوں فضیلت ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہو گیا۔ اور مضمون کا بہت سا حصہ باقی رہتا تھا۔ اسلئے حضور نے شب کے پونے آٹھ بجے تقریر ختم کی۔ اور فرمایا کہ میں کل بتاؤں گا۔ کہ فرشتے افضل ہیں کہ انسان؟ فرشتوں اور شیطان کی تحریک میں فرق کرنے اور فرشتہ کو اپنا ساتھی بنانے اور شیطانی تحریک سے بچنے کا کیا طریق ہے :۔

اسکے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اور نماز مغرب اور عشاء حضور نے پڑھائی۔

۲۹ر دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء

پہلا اجلاس

حضرت خلیفہ ثانی کی بقیہ تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے سے قبل نظمیں وغیرہ ہوتی رہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ؎

نُور فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

ایک لڑکے نظام الدین نام نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسہ کے وقفوں میں منیجر سٹیج میر قاسم علی صاحب گم شدہ اور تبدیل شدہ اشیاء کے متعلق اعلان کرتے رہے جو اکثر مل جاتی رہیں۔

اس اجلاس کی کارروائی دس بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم جناب حافظ روشن علی صاحب نے فرمائی۔ جس کے بعد مولوی محمد عبد الماجد صاحب پروفیسر بھاگلپوری کی فارسی نظم جس کا مطلع تھا ؎

اے اولوالعزم چہ اعجاز نمایاں کردی
آنچہ مشکل بشماں بود تو آساں کردی

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی نے پڑھ کر سنائی۔ اور اسکے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اپنی ایک نظم پڑھی۔ ان نظموں کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے گیارہ بجے اپنی بقیہ تقریر کا سلسلہ شروع کیا۔

تلاوت فاتحہ کے بعد حضور نے ایک صاحب کا سوال

سُنایا کہ وہ کہتے ہیں۔ یہ کیوں نہ مانا جائے کہ اشیاء کے خواص ذاتی ہیں۔ ان میں فرشتوں کا دخل کیوں تسلیم کیا جائے۔ اسکے متعلق حضور نے فرمایا کہ امکان کا محل وہ ہوتا ہے۔ جہاں اس کی گنجائش ہو۔ لیکن جب یہاں دلائل موجود ہیں تو امکان کی بحث باقی نہیں رہتی۔ لیکن ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ اشیاء کے خواص نہیں۔ ہم ان کو مانتے ہیں۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ اشیاء کے خواص فرشتوں کے توسط سے ہیں اور فرشتوں کے اثرات خدا سے آتے ہیں۔

حضور نے اپنے کل کے مضمون کا بقیہ بیان فرمایا۔ جسمیں بتایا کہ فرشتوں کے کام کس طرح ہوتے ہیں اور کس طرح ایک ایک کام کے لئے ملائکہ ہوتے ہیں اور کس طرح وہ اللہ کے پیاروں کی تائید میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اور اس کے بعض شواہد پیش فرمائے۔ اور پھر اس پر بحث کی کہ ہم کیسے فیصلہ کریں کہ جو تحریک ہمارے دل میں ہو۔ وہ فرشتے کی طرف سے ہے۔ اور جو شیطانی تحریک ہو اسکے پہچاننے اور شیطان کے شر سے بچنے کے کیا طریق ہیں۔

اسی بحث کے دوران میں کسی صاحب نے سوال کیا کہ فرشتوں پر خدا تعالیٰ کا پرتو پڑتا ہے۔ اور فرشتوں کا خزانہ خدا ہوتا ہے۔ شیطان پر کس کا پرتو ہوتا ہے۔ اس کا جواب حضور نے یہ دیا کہ چور کے پاس خزانہ نہیں ہوتا۔ وہ تو لوٹتا ہے۔ جہاں پاتا ہے۔ اسی طرح شیطان کو کچھ دینا نہیں ہوتا۔ بلکہ چھیننا ہوتا ہے۔ اسلئے اس کو کسی ذخیرہ کی ضرورت نہیں ✽

مضمون کے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ان کے اثرات اور ان سے علوم حاصل کرنے کے متعلق ذکر فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ قرآن کریم جبرئیل نے نازل کیا ہے۔ اور حضرت کی کتب بھی جبرئیلی تائید سے لکھی گئی ہیں۔ جو شخص خاص ترکیب سے ان کو پڑھیگا۔ وہ ان سے بڑے بڑے علوم پائیگا ✽

اس سوال پر کہ وہ کیا طریق ہیں۔ جس سے قرآن کریم اور حضرت اقدس کی کتب کو پڑھنا چاہیئے۔ فرمایا کہ مفصل تو نہیں بتایا جا سکتا۔ کیونکہ وقت نہیں۔ ہاں اتنا بتا دیتا ہوں کہ جب تک پہلے برتن خالی نہ ہو۔ اور کچھ نہیں پڑ سکتا۔ پس جب پڑھو۔ تو خالی الذہن ہو کر اور ہر قسم کے خیالات سے الگ ہو کر پڑھو۔ پھر تم پر علوم کا انکشاف ہوگا پھر یہ بھی ضرورت ہے۔ کہ ظاہری طہارت بھی ہو۔ کیونکہ نجس جگہ پر فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا۔ اس میں وہ شخص بھی آجاتا ہے۔ جو حقہ پیتا ہے۔

یہ تقریر ایک بجکر ۲۰ منٹ پر ختم ہوئی اور جلسہ نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

نماز کے بعد بہت سے لوگ واپس تشریف لے گئے۔ اور جلسہ گاہ کا بہت سا حصہ خالی ہو گیا۔ صرف تھوڑی سی جگہ میں آدمی بیٹھے تھے۔

پروگرام میں تو دوسرا اجلاس نہ تھا۔ مگر چونکہ آج کے پہلے اجلاس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر مبایعین اور غیر مبایعین کے اختلاف کے متعلق ہونا تھی اور یہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر میں صرف ہو گیا۔ اسلئے دوسرا اجلاس کرنا پڑا۔ مگر لوگوں کو جانے کی جلدی تھی اسلئے بہت دیر کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

غیر مبایعین کے اختلاف۔

اس اجلاس کے صدر جناب سید عابد حسین صاحب بی اے تھے۔ پہلے تو کئی نظمیں ہوئیں۔ پھر مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر اختلافات کے متعلق شروع ہوئی۔ یہ تقریر ساڑھے تین بجے کے قریب شروع ہوئی۔ اور سوا پانچ بجے ختم کی گئی۔ اسمیں آپ نے بتایا کہ ہم میں اور غیر مبایعین میں کیا کیا اختلافات ہیں۔ آپ نے فرمایا نبوت۔ کفر و اسلام۔ خلافت۔ مسئلہ احمد۔ مصلح موعود میں اختلاف ہے۔

سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اختلاف کے وجوہ کیا ہیں۔ تو جب ہم ان وجوہ و اسباب کی طرف نظر کرتے ہیں۔ تو وہی ہیں۔ جو پہلی جماعتوں میں اختلاف کے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے غیروں سے مرعوب ہو کر چاہا کہ اپنی خصوصیات کو مٹا دیں۔ اور کچھ ان میں نفسانیت آگئی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ ادھر سے ادھر ہو گئے۔ نیز یہ اختلاف اچانک نہیں ہوا۔ اور ایسا نہیں۔ جس کا پہلے سے علم نہ دیا گیا ہو بلکہ حضرت اقدس کے الہامات اور کشوف میں یہ بات بکثرت پائی جاتی ہے۔ اور اس سے یہ مسئلہ اچھی طرح حل ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف حضرت اقدس کے الہام و کشوف میں ہی اس اختلاف کی خبر تھی۔ بلکہ خواجہ کمال الدین اور سید محمد حسین شاہ کی بھی خوابیں وغیرہ اس زمانہ کی ہیں۔ جن سے ان کی آئندہ کی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ نہ ممکن تھا کہ خدا کے نوشتے ٹل جاتے۔

سب سے پہلے ہم مسئلہ نبوت کو لیتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں کسی اور بات کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ ہم مولوی محمد علی صاحب وغیرہ کا عقیدہ دیکھیں۔ سو جب ہم ان کے عقائد کی طرف دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس کی زندگی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و رسول اور نبی آخر زمان اور فارسی الاصل نبی کہتے اور لکھتے رہے ہیں جیسا کہ ان کی طرف سے ہمیشہ مجھ کو غالی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ مگر میں نے کبھی یہ الفاظ استعمال نہیں کئے تھے۔ پھر یہ لوگ حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں بھی یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ پیغام میں شائع ہوا۔ کہ ہم لوگ جو پیغام صلح سے کسی نہ کسی وجہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول اور اس زمانہ کا نجات دہندہ یقین کرتے ہیں۔ پھر ان کے بابو منظور الٰہی جنہوں نے نبی کریم کے کاتب وحی کی طرح اب رنگ بدل لیا ہے۔ حضرت اقدس کے رؤیاء الہام و کشوف جمع کئے ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ حضرت صاحب کی ڈائریوں کا جمع کیا۔ جس کا نام ہے آثار مبارکہ اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے:۔

"پیارے نبی کی پیاری باتیں"

غرض یہ لوگ حضرت اقدس کی زندگی بلکہ حضرت خلیفہ اول کی زندگی تک بھی یہی مانتے رہے ہیں کہ حضرت اقدس نبی ہیں۔ لیکن اب انکار کرتے ہیں۔ مگر ان کا انکار بے حقیقت ہے۔ کہتے ہیں اسوقت غلطی ہوئی۔ تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہیں۔ اس میں غلطی نہیں ہوگی۔

جب نبوت ثابت ہو گئی تو مسئلہ کفر و اسلام اور خلافت بھی ثابت ہو گئی۔

مسئلہ احمد کے متعلق صرف میں اسقدر کہنا چاہتا ہوں کہ اور بحثوں کو چھوڑ کر مولوی محمد علی نے جو رسالہ اسمہ احمد حضرت مسیح موعود

کی سوانح میں لکھا۔ اس سے ان کی مراد کیا تھی۔ احمدؐ سے مراد حضرت مسیح موعود ہی تھے یا کوئی اور۔

باقی رہا مسئلہ مصلح موعود۔ سو اس کے لئے سبز اشتہار خوب فیصلہ کن ہے۔

مولوی صاحب کی تقریر پانچ بجکر ۲ منٹ پر ختم ہوئی۔ اور دعا پر جلسہ اختتام کو پہنچا۔

امسال جلسہ بلحاظ حاضرین گذشتہ سنین سے بڑھا ہوا تھا جلسہ میں اور بھی تقریریں ہوئیں۔ جو مفید بھی تھیں اور موثر بھی۔ مگر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی تقاریر کے ذریعہ یہ جلسہ نہایت کامیاب مفید اور بابرکت اور علم و روحانیت کو بڑھانے والا رہا اور حضرت امام کی تقاریر جو جلسہ کی روح اور جان بخش ان سے جماعت کے علوم میں بیش بہا ترقی ہوئی ہر سال جب ہم حضرت اقدس کی تقریر سنتے ہیں۔ تو ہمیں خوشی اور رنج دونوں کا احساس ہوتا ہے۔ خوشی تو اس بات کی۔ کہ ہم کیسے خوش قسمت ہیں۔ جن کے حصہ میں یہ دولت آئی ہے جس سے دنیا کے علوم و فنون و جاہ و حشمت والے قطعاً محروم ہیں۔ اور رنج اس بات کا ہوتا ہے کہ دنیا خیالی مہدی کے خزانوں کی امید میں کیوں ان خزائن سے محروم ہے۔ اور کیوں ادھر نہیں آتی۔ ... ... اور افسوس یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ ہمارے وہ بھائی جو آ سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب کیوں نہیں آتے۔ اور کیوں اس دولت سے حصہ نہیں لیتے۔

خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ اس جلسہ کو ہمارے لئے مبارک کرے۔ اور جو نصائح اس میں ہمارے امام نے فرمائی ہیں۔ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور ہم ان علوم سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ہمارے لئے بیان کئے گئے اور ہم اپنی زندگی میں ملائکہ کی تحریکات کے ماتحت تمام دنیا کو لوائے احمدؐ کے نیچے جمع کرنیوالے ہوں۔ ہماری نسلیں اس امانت کی جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملی ہے۔ وارث ہوں۔ اور قیامت تک آئندہ نسلوں کو صاف ستھرا پہنچائیں۔ تاکہ خدا کے روبرو سرخرو ہوں ؏

سالانہ جلسہ کی کارروائی جس قدر جلدی ممکن تھا۔ احباب کو پہنچا دی گئی ہے ؏

خطبۂ جمعہ

اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

آج جمعہ پڑھانے کی وجہ میں اس نیت کے ساتھ خطبہ پڑھانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ جو دوست نماز جمعہ یہاں پڑھنے کے لئے ٹھہر گئے ہیں وہ کچھ سُن لیں۔ ورنہ صبح میری طبیعت خراب ہو گئی اور پسلیوں میں درد ہو گیا تھا۔ میں نماز کے بعد یہیں ممبر پر بیٹھ جاؤنگا احباب یہیں مصافحہ کر لیں مگر ہجوم نہ کریں۔

مومن کی بے صبری اسکے بعد میں تمام دوستوں کو خواہ وہ باہر سے یہاں آئے ہوں یا یہیں کے ہوں ایک بار پھر سورہ فاتحہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس میں اللہ تعالےٰ مومنین کو نصیحت کرتا ہے کہ مومن جہاں تمام دنیاوی معاملات میں صابر و شاکر ہوتا ہے۔ وہاں ایک معاملہ میں قطعاً صبر نہیں کرتا یا یوں کہو کہ صبر کے کئی معنے ہیں۔ اول کسی مصیبت میں نہ گھبرانا (۲) جس جگہ پر ہو۔ اسی پر قائم رہنا (۳) جس چیز کو اختیار کرے اس کو نہ چھوڑنا ؏

اھدنا الصراط المستقیم کے تین معنے۔ مگر اس جگہ صبر کے معنے یہ ہیں کہ وہ ٹھہرتا نہیں آگے بڑھتا ہے۔ فرمایا تم یہ کہو کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ خدایا میرے قدم کو آگے ہی آگے بڑھا۔ اھدنا کے معنے ہیں (۱) مجھے رستہ بتا (۲) رستہ دکھا (۳) سیدھے رستہ پر چلائے چل یہاں تینوں معنے درست ہیں۔ جو گمراہ ہیں۔ اُن کی دعا ہے کہ ہمیں سیدھا رستہ بتا۔ بعض ہوتے ہیں کہ گمراہ تو نہیں ہوتے۔ مگر ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے کہا کہ رستہ دکھا دے۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ ان کی یہ دعا ہوتی ہے۔ کہ ہمیں اس رستہ پر جس پر ہم ہیں چلائے چل۔ ہم کہیں ٹھہرنے نہ پائیں۔ غرض یہ دعا سب اعلیٰ درجہ والوں کے لئے ہے اور مومن دعا کرتا ہے۔ کہ میں کبھی ایک جگہ نہ ٹھہروں۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھوں ؏

مومن کہاں دم لیتا ہے یہاں کامیابی سانس لینے میں نہیں اور خوب یاد رکھو کہ اس جہان میں سانس لینا نہیں۔ بلکہ مومن کیلئے سانس لینے کا وقت اگلا جہان ہے۔ مومن کے سفر کی یہاں منزل نہیں۔ یہاں اسکے لئے قیام کی جگہ نہیں وہ بڑھتا ہے۔ اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حتی کہ وہ یہاں سے چلا جاتا ہے ؏

بہت ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اب ہمارے آرام کا وقت آگیا۔ اور جب جلسہ آتا ہے۔ تو سکڑ کر ہی اپنے حسابات اور کام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور مصنف تصنیفوں میں لگتے ہیں۔ اور جلسہ کے بعد سُست ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مومن کو تعلیم دیتا ہے کہ تم سُست مت ہو۔ اور دعا کرو۔ کہ آگے ہی آگے بڑھتے جاؤ۔ کیونکہ سُست ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ گویا خدا آگے نہیں۔ بھلا کوئی شخص ہے۔ کہ محبوب سے دُور ہی صبر کر کے بیٹھ جاتا ہو۔ اور اسکے قریب نہ پہنچنا چاہتا ہو۔ اسی طرح مومن بھی خدا کے حضور سے غائب ہونا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اُسے زیادہ سے زیادہ قرب حاصل ہو۔ بس ہمیشہ یاد رکھو کہ دین کی خدمت میں سُست ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ دین کی خدمت کے لئے آگے ہی آگے بڑھنا خوبی ہے۔ جو شخص آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور نیکی کی توفیق دیتا ہے اور جو اللہ پر لگے ہوئے الزاموں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکو عیبوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اپنی نصرت اسکے شامل حال کرتا ہے۔ تم کبھی نہ گھبراؤ۔ کہ تم نے [illegible] کیا یا تم کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ روحانی ترقیاں آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہیں ؏

کبھی سُست مت ہو دین میں کبھی سُست مت ہو کبھی ہمت و استقلال چھوڑ کر مت بیٹھو۔ اور کبھی نہ کہو کہ ہم ہار گئے۔ آخری وقت تک جیت جانے کی امید رکھو آخر تم جیت جاؤ گے ؏

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ

بد اعمال ہوتے ہیں۔ اور جہنم کے کنارے پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر آخر وقت میں ایسا تغیر اُن میں آتا ہے۔ کہ وہ جہنم کے کنارے سے جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ جنتیوں والے عمل کرتے ہیں۔ اور جنت کے کنارے پر پہنچ کر ان میں کچھ ایسا تغیر آتا ہے۔ کہ وہ جہنم میں پہنچ جاتے ہیں۔

بہت لوگ ہیں۔ نمازیں پڑھتے روزے رکھتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ مگر آخر وقت جب قریب آتا ہے۔ کہ ان کی دُعا قبول ہو۔ تو وہ دعا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بہت ہیں کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب کسی شخص نے جس کو یہ تبلیغ کرتے تھے۔ احمدی ہونا ہوتا ہے۔ اسوقت تبلیغ چھوڑ دیتے ہیں۔ پس کسی نیک کام کو نہ چھوڑو۔ اور خدا پر یقین رکھو۔ اور ہمت نہ ہارو۔ کیونکہ جس وقت تم کام چھوڑتے ہو۔ ممکن ہے وہی وقت تمہارے کام کے نتائج نکلنے کا ہو۔

یہ میری نصیحت ہے۔ اسپر عمل کرو گے۔ تو انشاء اللہ دین و دنیا میں تمہیں ناکامی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالےٰ تمہیں عمل کی توفیق دے +

خطبہ کے بعد فرمایا کہ مولوی عبد القادر صاحب لدھیانوی جو حضرت اقدس کے مخلص دوست تھے۔ آج فوت ہو گئے ہیں میں جمعہ پڑھنے کے بعد ان کا جنازہ پڑھنے کے لئے جاؤنگا احباب بھی چلیں۔

پھر فرمایا کہ جن احباب نے بیعت کرنی ہو وہ مصافحہ کے بعد بیعت بھی کر لیں۔

مکتوب امام

کونسی دُعا کرنی چاہیئے

ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھایا کہ دُعائیں دو ہی ہیں۔ تیسری قسم کی کوئی دعا نہیں یا وہ دُعا جو خدا اور انکے رسولوں نے سکھلائی یا وہ دُعا جو انسان کے اپنے دل سے نکلے جو دُعا ہے وہ ایسی ہے جیسے مانگا ہوا کپڑا۔ جس کا پہننا زینت کا موجب نہیں ہوتا۔ ید العلیا خیر من ید السفلیٰ۔ کوئی شخص کسی شعر کو پڑھکر متاثر ہوتا ہے کوئی کسی کو پڑھ کر۔ اب اگر کوئی شخص کسی شعر کو پڑھکر متاثر ہو۔ اور لوگو نپر زور ڈالے کہ وہی شعر پڑھیں تاکہ وہی متاثر ہوں تو وہ نادان ہے۔ یا اگر کوئی شخص کسی کو ایک شعر پڑھ کر روتے دیکھے اور وہ بھی اس شعر کو اسلئے پڑھے کہ مجھ بھی رقت ہو

قوم کے لوگو! ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیوں بیٹھے ہو تم لیل و نہار

اخبار وکیل ۳ر جنوری ۱۹۲۱ء میں اس تقریر کا خلاصہ چھپا ہے۔ جو مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل نے جمعیۃ العلماء روہیل کھنڈ میں بحیثیت صدر فرمائی اس کے چند الفاظ یہ ہیں۔

"جب مسلمانوں میں مذہب سے اجنبیت اسقدر بڑھ گئی اسلام سے وہ اسقدر دُور ہو گئے۔ اور فسق و فجور اور معاصی حد کو پہنچ گئے۔ تو قہر الٰہی میں ایک جوش آیا۔ اور خدا تعالےٰ نے انپر بلیات اور مصیبتیں نازل کیں۔ جو ہجرت نبوی کے بعد سے کبھی دنیا اسلام پر نہیں آئی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ ہمارا تنزل آج سے شروع نہیں ہوا۔ لیکن پہلے ابتدا تھی اب انتہا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہمارے نالہ و فریاد اور شور و ماتم کی صدائیں مدت سے کرۂ ہوا میں گونج رہی تھیں۔ لیکن پہلے مبالغہ تھا۔ اب واقعہ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ایسی عالمگیر مصیبت مسلمانوں پر کبھی نہیں آئی۔ اس زمانہ میں یہ حالت تھی۔ کہ اگر بغداد میں ہمارا آفتاب اقبال غروب ہوا۔ تو اندلس کے افق سے پھر فوراً نمودار ہو گیا ہو۔ غرض مسلمانوں کے اقبال کی کشتی اگر ایک جگہ ڈوبتی تھی تو دوسری جگہ اُچھلتی تھی۔ مگر اب تو تمام دنیا اسلام میں دوسری مرتبہ طوفان نوح آ رہا ہے اور مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی اور اندھیرا پھیلا ہوا ہے۔"

ان الفاظ میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جنھیں علماء کی مجموعی رائے ماننا چاہیئے۔

۱۔ مسلمانوں کا فسق و فجور حد کو پہنچ گیا۔ یعنی جس حد تک گمراہ ہو سکتے تھے۔ گمراہ ہو چکے۔

۲۔ مسلمانوں پر عذاب الٰہی نازل ہے اور ان پر وہ مصیبتیں وارد ہیں کہ ہجرت نبی کے بعد سے آج تک نہیں آئیں۔

۳۔ دُنیا اسلام پر طوفان نوح آ رہا ہے اور مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی ہے۔

(ا) جب امر اول مسلم ہے کہ مسلمان حد درجہ کے گمراہ ہو چکے تو کیا کسی مصلح ربانی۔ ہادی رحمانی کی ضرورت نہیں۔ اگر ضرورت ہے۔ تو پھر خدا تعالےٰ کی سنت قدیمہ کیا ہے؟ اور اُسنے کیا انتظام فرمایا؟

(ب) جب عذاب الٰہی کا نزول مان لیا اور عذاب بھی عالمگیر ہے تو وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کی آیت کے ماتحت وہ رسول کہاں ہے اور اسکی تلاش کیوں نہیں کیجاتی پہلے تو کہا جاتا تھا کہ ایسے عذاب پہلے بھی آ چکے ہیں۔ اور دُنیا میں مصیبتیں آیا ہی کرتی ہیں۔ لیکن اب تو مان لیا گیا کہ یہ وہ عذاب الٰہی ہے۔ کہ ہجرت نبوی سے بعد آج تک نہیں آیا۔ دوم یہ عالمگیر ہے۔ پس ضرور ہے کہ کوئی رسول رب العالمین بروز خاتم النبیین مبعوث ہو چکا ہے۔

(ج) جب دُنیاء اسلام پر طوفان نوح آ چکا ہے اور طوفان کا وجود مسلم ہے تو پھر اس نوح پر ایمان کیوں نہیں لایا جاتا کیونکہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ طوفانِ نوح کا وجود تو ہو اور نوح کو نہ مانا جائے۔

(د) مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی اور اندھیرا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس۔ انہ لقول رسول کریم کی سنت قدیمہ اپنا عمل نہ فرمائے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ جب رات کی تاریکی انتہا کو پہنچ جائے۔ تو یقین جانو۔ کہ صبح طلوع ہونیوالی ہے۔ قانون قدرت میں ہم ہر روز مشاہد کرتے ہیں۔ پس جب آج سے چودہ سو سال پیشتر گمراہی کی تاریک رات انتہا کو پہنچ گئی تو صبح رسالت طالع ہوئی۔ اور اسپر دلیل دی گئی کہ واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس اسی سنت کے مطابق چاہیئے کہ اب مشرق و مغرب کی تاریکی ایک آفتاب ہدایت کے طلوع سے دُور ہو۔ کیونکہ ہمارے لئے یہ جائز نہیں کہ وجود دلیل رسول کریم کی صداقت کیلئے دیجاتی ہو اور ہمارے مسلم ہو۔ مگر وہی دلیل کسی اور پر صادق آئے تو اسکی صداقت کے قائل نہوں پس میں جا بجا گلی میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ ع قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ آنکھیں رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں زبانیں ہیں مگر اقرار نہیں کرتے ہیں تو ہم آنکھ [illegible]

(الفضل)

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نور الدین صاحب رضؓ

حب الکبیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کی اعصابی کمزوری ضعیف درد کمر وزانو وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔

تازہ شہادۃ:۔ میاں صفدر علی صاحب قادیان۔ میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھ کو اکثر درد کمر وزانو رہا کرتا تھا۔ حب الکبیر البدن کے کھانے میں حلفاً کہتا ہوں کہ از حد فائدہ ہوا۔ قیمت خوراک یک ہفتہ ۱۲ار

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑوال۔ سرخی چشم۔ ابتدا نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے مفید ہے۔ تولہ ۱عہ

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سالہا سال کا تجربہ ہے قیمت ۱عہ

ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

نئی گھڑیاں

بذریعہ وی پی ارسال ہوتی ہیں

نمبر۱۔ رسٹ واچ۔ عمدہ قسم نکل کی مع تسمہ ۵عہ۔ ریڈیم بڑھیا ۶عہ و ۸عہ
نمبر۲ ؍؍ ؍؍ نہایت نفیس مردانہ وزنانہ کلائی کی ۶عہ ۷عہ ریڈیم ۹عہ
نمبر۳ ؍؍ ؍؍ چاندی کیس جوڑ دار سادہ و ریڈیم ۹عہ و ۱۰عہ
نمبر۴۔ جیبی لیور واچ معمولی قسم کی ہے۔ ۴عہ ۵عہ و ۶عہ
نمبر۵۔ جنیوا۔ مضبوط قسم ۴عہ و ۵عہ و ۶عہ ۷عہ
نمبر۶۔ لیور عمدہ قسم ۸عہ و ۱۰عہ جوڑ دار ۱۲عہ ۱۴عہ
نمبر۷۔ ٹائم پیس سادہ خورد ۳عہ۔ کلاں الارم ۴عہ انوکھا ۵عہ

علاوہ ازیں ہر قسم کا گھٹیا و بڑھیا مال موجود ہے حاجتمند احباب جلد طلب کریں۔

المشتہر

ایچ سخاوت علی احمدی واچ سیلر صدر بازار شاہجہان پور

اصلی اور خالص مومیائی

یہ مومیائی ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوریوں کے لئے اکسیر۔ درد کمر کیلئے تریاق۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ اور مولد خون صالح ہے حلق سے اترتے ہی خون بنجانا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ ضعف گردہ و مثانہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ چوٹ لگنے پر مرتی کھانا درد کو فوراً موقوف کر دیتا ہے ابتدائی سل۔ دق۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے مفید ہے بوڑھوں کیلئے عصائے پیری۔ وکیلوں بیرسٹروں اور طالب علموں کیلئے اکسیر نایاب۔ مرد عورت بچہ بوڑھا سب کے لئے اور ہر موسم میں بلا مبالغہ مفید ہے قیمت فی ڈبیہ عہ محصول ۵ر

ملنے کا پتہ:۔ حکیم مرزا عنایت خان حیرت امرتسر پنجاب

الخطبہ

خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور دارالامان جائے سکونت ہے پیشہ حجام۔ مجھے اپنے نوجوان لڑکے کے لئے جو کھانا پکانا اور حجامت کا کام خوب جانتا ہے معقول تنخواہ پر ملازم ہے رشتہ کی ضرورت ہے اسلئے اپنے ہم پیشہ احباب سے توجہ کی درخواست ہے خط وکتابت

ع۔ معرفت منیجر الفضل قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ماہر اکس ریز انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر تعریف فرمائی ہے۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد للعہ۔ غیر مجلد للعہ محصول ۴ر منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔

کتاب مصنف سے ملسکتی ہے

مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین

عجیب وغریب مرہم المعروف

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے جو ہر قسم کے زخموں۔ جراحتوں۔ چوٹوں۔ جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسور

ورموں۔ خنازیر۔ سرطان۔ طاعون۔ گھاؤ گنج۔ خارش و زہریلے جانوروں کے کاٹ لینے۔ جل جانے وغیرہ کے لئے خصوصیت سے شفابخش اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ار متوسط ڈبیہ ۱۲ار۔ ڈبیہ کلاں عار۔ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر تشحیذ الاذہان قادیان پنجاب

لاہور میں احمدی دواخانہ

(تازہ ولایتی مال آگیا)

ہر قسم کی پیٹنٹ ادویات مثلاً اسکاٹ ایملشن فروٹ سالٹ ایسٹن سیرپ خالص مچھلی کا تیل۔ تھرمامیٹر نہایت عمدہ بڑی تعداد میں منگوائے گئے ہیں اور موزون قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں۔ ضرورتمند احباب جلد منگوالیں اسکے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ باہر کے آرڈر بہت کم منافع پر بیلا ی کئے جاتے ہیں۔

عبد الجلیل رفیق مریضان میڈیکل ہال اندرون لنگر موچی دروازہ لاہور

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی ذات سید۔ عمر درمیان ۳۰-۲۵ سال بلغ ماللہ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے۔ جن کی پہلی بیوی غیر احمدی ہے اور اس بیوی سے کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ ایک شریف کم وبیش تعلیم یافتہ جسکے ظاہری او معاف قابل قدر ہوں احمدی خاتون سے عقد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس جدید بیوی کے لئے ضروری ہو گا کہ ان کے مکان متعام قادیان میں رہائش رکھے۔ بیوہ یا باکرہ کی کوئی تفریق نہیں۔ تمام خط وکتابت

معرفت ایڈیٹر الفضل ہونی چاہیئے۔

نرخنامہ اشتہارات

مدت	صفحہ	½ صفحہ	کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک سال	۳۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۳۶	۲۲
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایکبار	-	۴	۳	۲	۱½	۱

ہندوستان کی خبریں

خلافت کانفرنس خلافت کانفرنس کا دوسرا اجلاس ناگپور میں ہوا۔ جس میں سلطان ٹرکی سے مسلمانان ہند کی عقیدت کا اظہار کیا گیا۔ آیندہ سال کے لئے تمام جہان کے مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دیگئی۔ اور وفد خلافت کی خدمات کا اعتراف اور سر علی امام کی نیابت ہند سے انکار کیا گیا۔ جو ہند کی طرف سے لیگ آف نیشنز میں وائسرائے بہادر کے انتخاب سے عمل میں آیا ہے۔ ٹرسٹیان علی گڈھ کالج کے رویہ پر نفرت اور نیشنل مسلم یونیورسٹی کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور منظور کیا گیا۔ کہ خلافت فنڈ سے اس یونیورسٹی کو مالی مدد دی جائے۔ ڈیوک آف کناٹ کے بائیکاٹ کی تحریک منظور کی گئی۔ جن لوگوں پر خلافت کی خدمت کے باعث مقدمات چلے ہیں۔ ان سے اظہار ہمدردی کیا گیا گورنمنٹ کی تشدد کی پالیسی جو صوبہ سرحدی بالخصوص مانسہرہ میں عمل میں آئی۔ ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ جو مسلمان کونسلوں میں منتخب ہوئے ہیں۔ ان پر اظہار نفرت کیا گیا ٭

انڈین نیشنل کانگرس ۳۰ر دسمبر کو انڈین نیشنل کانگرس کا دوسرا اجلاس ہوا۔ مسٹر بن اسپور ممبر پارلیمنٹ نے ایک تقریر کی۔ مسٹر سی آر داس نے نان کوآپریشن کے متعلق ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ جو ظلم کئے گئے ہیں۔ ان کی تلافی بجز سوراج ملنے کے نہیں ہو سکتی۔ جو غیر تشدد آمیز نان کوآپریشن سے فوراً حاصل کرنا چاہیئے۔ مسٹر داس نے کہا کہ یہ ریزولیوشن کلکتہ کے پاس شدہ ریزولیوشن سے زیادہ وسیع ہے۔ پبلک کو چاہیئے۔ کہ آخری اعلان کے وقت تمام سرکاری کاموں سے دست بردار ہو جائے۔ اور کہا کہ یہ بغیر ایک بھی اختلافی آواز کے پاس ہونا چاہیئے۔

مسٹر گاندھی نے بنگال کیمپ میں بعض فوتیدگیوں کے باعث مفصل تقریر سے عذر کیا۔ اور کہا کہ یہ کلکتہ کے ریزولیوشن سے ایک قدم آگے ہے۔ مسٹر پال نے تائید کی اور کہا۔ کہ سوداگر ایک سال کے لئے بیرونی مال کو بائیکاٹ کر دیں وکیل وکالت۔ طالب علم تعلیم چھوڑ دیں ایک سال میں سوراج مل جائیگا۔ لالا لاجپت رائے نے تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب اس ریزولیوشن کی یہ شکل ہے۔ جس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ مسٹر شیام نے کہا کہ گو بعض الفاظ قابل اعتراض ہیں مگر اتحاد کے لئے رکھے گئے ہیں۔ مسٹر چکرورتی نے اپیل کی کہ بغیر کسی روک ٹوک کے پاس ہونا چاہیئے۔ ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ وہ جانتے تھے۔ کہ کانگرس اپنے پروگرام کا آج ہی اعلان کریگی۔ ہندوستان ایک ایسے انقلاب کے لئے تیار ہو رہا ہے جو بغیر خونریزی کے عمل میں آئیگا ٭

آخر تقریروں کے بعد بغیر کسی اختلاف کے ریزولیوشن پاس ہو گیا ٭

دوسرے دن ۳۱ر دسمبر کو دو ریزولیوشن صدارت کی طرف سے پیش ہوئے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ غیر ممالک میں ہندوستان کی صحیح خبریں شایع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ میکسوینی کی وفات پر تعزیت اور آئرلینڈ سے حصول آزادی کی جدوجہد پر اظہار ہمدردی کیجائے ٭

مسٹر ایس آر بومنجی نے شرح تبادلہ کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پاس ہوا۔

مسٹر بومنجی نے ڈیوک آف کناٹ کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پاس ہوا۔ کانگرس کانسٹی ٹیوشن مجوزہ سب کمیٹی کانگرس پیش ہو کر پاس ہوا۔ مشرقی و جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مطالبات کی تائید کی گئی۔ اور وہاں پر امن نان کوآپریشن کی تائید کی۔ مسٹر سی ایف اینڈریوز کی خدمات متعلقہ مشرقی و جنوبی افریقہ کا اعتراف کیا گیا۔ ہندوستانی تاجران کو ہدایت کی گئی۔ کہ غلہ خوردنی خاصکر گندم اور چاول کو باہر بھیجنے سے احتراز کریں۔ پریذیڈنٹ جنرل سکرٹریان اور والنٹیران کانگرس کے شکریہ اور اعتراف کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ مسٹر بن سپور ممبر پارلیمنٹ نے صدر کی تعریف کی اور مسٹر محمد علی نے اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے توقع ظاہر کی۔ کہ آیندہ اجلاس کانگریس ایسی قوم کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ جو اپنے کو آزاد کر چکی ہوگی۔ مسٹر شوکت علی نے کہا کہ اگر گورنمنٹ پنجاب اور خلافت کے مظالم کی تلافی نہ کرے اور سوراج نہ دے تو اسے اپنا بندھنا بوریا اٹھانا پڑیگا ٭

مسٹر گاندھی نے تلک سوراج فنڈ میں چندہ دینے کی اپیل کی۔ جس کے جواب میں سیٹھ جمن لال چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے ایک لاکھ روپیہ چندہ ایسے وکلا کی امداد کے لئے دیا جو اپنی وکالت قومی کام کے لئے چھوڑ دیں۔ آیندہ اجلاس کانگرس احمد آباد گجرات میں ہوگا ٭

سر ایڈورڈ میکلیگن کا حلف سر ایڈورڈ میکلیگن نے گورنر پنجاب کی حیثیت سے دوشنبہ کی صبح کو مناسب رسوم سے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف اٹھایا۔ آنریبل سر شادی لال چیف جسٹس نے سرکاری حلف دلایا ٭

دیگر افسران کے حلف ہز ایکسیلنسی کی اگزیکٹو کونسل کے ممبروں آنریبل سر جان مینارڈ اور آنریبل سردار بہادر سندر سنگھ مجیٹھیہ نے بھی حلف اٹھایا۔ تقریب مذکور میں ہائیکورٹ کے آنریبل جج اور سرکاری عہدیدار شامل تھے ٭

پنجاب کے وزیر ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے خان بہادر میاں فضل حسین بیرسٹرایٹ لا اور لالہ ہرکشن لال بیرسٹرایٹ لا کو منتقل شدہ صیغوں کا وزیر مقرر کیا ہے ٭

مغویانہ جلسوں کا قانون ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل باجلاس کونسل نے پنجاب کے اضلاع ہوشیارپور لدھیانہ فیروزپور گورداسپور اور سیالکوٹ میں مغویانہ جلسوں کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔

مسلم لیگ کا ایک ریزولیوشن مسلم لیگ نے آخر میں ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ امیر امان اللہ خان سے درخواست کیجائے کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ سے صلح یا اتحاد نہ کریں کیونکہ ہندوستان کا افغانستان سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے اور برطانیہ نے خلافت کی مخالفت کی ہے اور یہ اتحاد ہندوستان کی حفاظت کیلئے نہیں بلکہ اسپر برطانوی گرفت کو محکم تر بنانے کے لئے ہے ٭

لالہ لاجپت رائے سے لوگ ناراض ہو گئے لالہ لاجپت رائے نے علیگڈھ کے طلباء میں تقریر کرتے ہوئے فوراً کالج خالی کرنے کا مشورہ دیا اور کلکتہ میں اپنے اس مشورہ کا کچھ اور ہی مطلب بیان کیا اور ناگپور میں کچھ اور فرمایا۔ اس لئے بنگال مدراس اور بمبئی کے لیڈران سے ناراض ہو گئے ہیں۔

درہ خیبر میں ریل نکالنے کی تجویز (پشاور ۴ر جنوری) ۲۴ر دسمبر کو حکومت نے پشاور میں ۵ ہزار آفریدیوں کے جرگے میں اس فیصلہ کا اعلان کیا تھا کہ درہ خیبر میں ریل کی پٹڑی بچھائی جائیگی اس تجویز کی مخالفت ہوئی لیکن مزدوری اور اجارہ کے مسئلہ پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ کیلئے مالی امداد لنڈن ۳۰ر دسمبر - امریکہ میں آئرلینڈ کے طرفداروں نے مصیبت زدگان آئرلینڈ کے لئے تین لاکھ ڈالر کا امدادی فنڈ کھولا ہے -

آئرلینڈ کے متعلق گفت و شنید منقطع لنڈن یکم جنوری - ٹائمز کا بیان ہے کہ سرکاری حلقوں میں بوثوق بیان کیا جاتا ہے کہ آئرلینڈ کے متعلق گفت و شنید جزوی طور پر منقطع ہو گئی ہے - کیونکہ انتہائی خیال کے سن فنروں نے تھوڑی دیر کے لئے جنگ بند کر دینے کے سوا کسی اور مؤثر ضمانت کے دینے سے انکار کر دیا ہے ⁂

آئرلینڈ میں مارشل لا کی توسیع ڈبلن ۴ر جنوری تا اطلاع ثانی کلیر - وائرفورڈ - ویکسفورڈ اور کلکینی کی کونٹیوں پر مارشل لا عائد کر دیا گیا ہے +

عراق عرب

بغداد میں اعلیٰ افسروں کا قتل پیرس یکم جنوری - بغداد کا ایک سرکاری پیغام مظہر ہے کہ بڑے بازار میں عربوں نے پولیس کے افسر اعلیٰ اور ایک برطانی افسر کو قتل کر دیا - مجرموں کا ابھی کوئی پتہ نہیں چلا -

متفرق خبریں

سمرنا ترکی کو واپس ہوگا لنڈن ۳۱ - دسمبر - سمرنا کے یونانی لاٹ پادری نے وہاں کے ممتاز ترکی قوم پرستوں سے ملاقات کی اور کہا کہ ترکوں اور یونانیوں کی ایک مشترکہ حکومت سمرنا میں قائم ہو - جس کو ایتھنز سے کوئی تعلق نہ ہو - اسکے جواب میں کہا گیا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ سمرنا بہت جلد ترکی کو واپس ملیگا ⁂

روس اور امریکہ میں صلح ہو گئی کوپن ہیگن - ۲۷ر دسمبر - ماسکو کا ایک تار مظہر ہے کہ موسیو چیچرن نے نیویارک سے اپنے سوویٹ سفیر موسیو مارٹنس کو بذریعہ تار یہ ہدایت کی ہے کہ امریکہ کے کارخانوں کو جو آرڈر دیئے گئے ہیں - وہ منسوخ کر دیئے جائیں گے - یہ شکر رنجی اس واقعہ کا نتیجہ ہے کہ امریکہ کے سکرٹری آف لیبر نے حال ہی میں موسیو مارٹنس کو امریکہ سے ملک بدر کرنے کا حکم دیا تھا ⁂

لارڈ ریڈنگ جدید وائسرائے ہند لنڈن یکم جنوری - ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ وائسرائلٹی لارڈ ریڈنگ کے پیش کی گئی - جو یقین کیا جاتا ہے کہ قبول کر لینگے -

انگلستان میں بیکاری (لنڈن یکم جنوری) بیکاری کے انسداد کی غرض سے گورنمنٹ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ برطانیہ کے تمام کارخانوں میں تھوڑا وقت کام ہوا کرے - گورنمنٹ نے اس اصول کو جہاز سازی کے گھاٹوں اور بحری عملہ میں برتنا شروع کر دیا ہے ⁂

جرمنی کی نئی فوج (برلن یکم جنوری) جرمنی کے سپہ سالار اعظم وانسکیٹ نے فوج کے نام نوروز کے حکم میں لکھا ہے - کہ سپاہیوں کو پوری عقیدت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے - اور لکھا ہے کہ اپنی تلوار تیز رکھیں گے اور اپنے سر کو اٹھائے رکھینگے - نئی فوج پرانی فوج سے جنگی قابلیت میں افضل ہوگی ⁂

جرمنی نے کس قدر ہتھیار حوالے کئے (پیرس یکم جنوری) بقول اخبار ٹیمس مارشل فاش کی رپورٹ مظہر ہے کہ جرمنی نے ۳۱ ہزار توپیں مع اندرونی ٹیوبوں کے اتحادیوں کے حوالے کی ہیں - اور ستر ہزار کلدار توپیں ایک لاکھ ۶۳ ہزار نالیں ۲۸ لاکھ چھوٹے ہتھیار ۲۰ ہزار ہوائی جہازوں کے انجن اور ۱۶ ہزار ہوائی جہاز لیکن یوگوسلاویا اور مشرقی پرشیا کے لوگ گارڈز کے غیر مسلح نہ کرنے اور مشرقی اور جنوبی سرحدوں پر قلعوں کے مسمار نہ کرنے سے جرمنی نے عہدنامہ کی خلاف ورزی کی ہے - جرمنوں نے درخواست کی ہے کہ انہیں کونگسبرگ میں ۳۹ توپیں اور بہت سی توپیں دوسرے مقامات پر رکھنے کی اجازت دیجائے - لیکن اول الذکر مقام پر ۲۶ اور پلاؤ میں ۲۲ اور سوئن لینڈ میں ۳۲ توپیں رکھنے کی اجازت دیگئی ہے اور باقی تمام درخواستیں مسترد کی گئیں ⁂

کیا امن ہو گیا ہے؟ لنڈن یکم جنوری - اسقف کنٹربری نے قوم کے نام سال نو کا جو پیغام بھیجا ہے - اسمیں حالت حاضرہ پر تبصرہ کرنے کے بعد لکھا ہے - "کہتے ہیں کہ ہم نے امن جیت لیا ہے - کیا یہ صحیح ہے؟"

فرانس کی آبادی میں تخفیف پیرس یکم جنوری - دوران جنگ میں فرانس کی آبادی بقدر ۲۱ لاکھ کے گھٹ گئی ہے - مقامی حکام سے درخواست کی گئی ہے کہ انہیں پیدائش بڑھانے اور بچوں کی اموات گھٹانے کی ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے ⁂

وان بتھمن ہالوگ کا انتقال برلن ۲ر جنوری - ڈاکٹر وان بتھمن ہالوگ سابق وزیر اعظم جرمنی کا انتقال ہو گیا ہے ⁂

عہدنامہ سپا کی تعمیل پیرس یکم جنوری - برلن کی خبر ہے کہ گورنمنٹ فرانس نے جرمن سفیر کو ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں عہدنامہ سپا کی تکمیل میں جو خامیاں رہ گئی ہیں - ان کی فہرست دی ہے - اخبارات کا بیان ہے کہ اس چٹھی کے آخر میں فیصلہ درج نہیں - جو امید ہے کہ اتحادیوں کی کانفرنس عنقریب اسبارے میں کریگی ⁂

فرانس کو جرمنی کا کورا جواب برلن ۳ر جنوری - موسیو لیگ نے جرمنی کے نام ایک یادداشت میں شکایت کی تھی کہ معاہدہ سپا کی دفعات کے متعلق تخفیف اسلحہ کو پورا نہیں کیا گیا - جرمن حکومت نے جواب دیا کہ اسبارے میں جو پابندیاں اسپر عائد کی گئی تھیں - وہ یا تو اس نے پوری کر دی ہیں یا اگر پوری نہیں کی ہیں - تو ان کا کرنا ناممکن ہے -

فرانس میں بیکاری پیرس ۳ر جنوری - فرانس میں بیکاری گورنمنٹ کو تردد میں ڈال رہی ہے - وزارت کے خاص جلسہ میں کہ جسے وزیر عمال نے فوراً ایک امدادی فنڈ جاری کرنے کا اختیار دیا تھا - اس سوال پر غور کیا گیا - دھات ریشم اور کاغذ وغیرہ کے کارخانوں میں تھوڑا وقت کام کرنے کا اصول نافذ کر دیا گیا

ایک نئی پُراسرار بیماری لنڈن ۴ر جنوری - چند ہفتہ ہوئے ایک نئی پُراسرار بیماری نمودار ہوئی ہے جس سے بیمار پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے اور وہ ہچکیاں لینے لگتا ہے [illegible] علاج معلوم نہیں ہوا ⁂

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)